بخدمت اقدس:-

جناب حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب حضرت والا میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ حضرت والا کی دعاؤں سے خیریت سے ہوں

۱۔ جناب والا آج کل یہ عام طریقہ بن گیا ہے کہ اگر کسی کا کوئی فرد وفات پا جائے تو پھر پورے شہر میں ہر محلہ کی مسجد میں اسکا اعلان کردیتے ہیں کہ فلاں آدمی وفات پاگیا ہے اسکی جنازہ فلاں جگہ پر اس وقت پڑھا جائے گا

حضرت والا کیا یہ درست ہے کہ ہر مسجد میں اعلان کردیا جائے یا کہ صرف اپنے محلہ کی مسجد تک ہی درست ہے۔

دارالافتاء
فتوی نمبر ۶/۱۶۵۴
جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۔ ہمارے شہر میں سوئی گیس کبھی کبھی آتی ہے اور پھر کبھی نہیں آتی تو اس پر عام لوگوں نے سوئی گیس کی پائپ لائن پر کمپیسر لگوا لئے ہیں جو کہ لائن سے گیس کھینچ لیتا ہے کیا یہ درست ہے

پھر جس نے یہ نہیں لگوایا تو اس کے گھر میں گیس بالکل بند ہوجاتی ہے

۳۔ ایسے ہی لوگوں نے پانی کی لائن پر بھی موٹر لگا رکھی ہے اس بارے میں کیا درست ہے

فقط
والسلام
السائل نا چیز محمد رشید
۱۲-۱۰-۱۴۳۵ھ

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ ہو)

00020

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔۔۔۔۔۔شہر کی ہر مسجد میں اعلان کرانے کی ضرورت نہیں، جہاں جہاں میت کے متعلقین یا جاننے والے افراد موجود ہوں کہ جن کو اطلاع کرنے سے نمازِ جنازہ میں ان کی شرکت کی امید ہو وہاں کی مساجد میں میت کی نمازِ جنازہ کا اعلان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۔۔۔۔۔۔سوئی گیس کی پائپ لائن پر ایسا آلہ لگوانا کہ جس سے دوسرے لوگوں کی حق تلفی ہو، جائز نہیں۔ اس سے دوسرے لوگوں کی حق تلفی کا گناہ ہوگا، نیز اگر یہ خلافِ قانون بھی ہو تو اس کی خلاف ورزی کا بھی گناہ ہوگا۔ البتہ اگر کسی علاقے میں ایسی صورتحال ہو کہ متعدد لوگوں نے ایسے آلات لگوائے ہوئے ہوں اور اس کی وجہ سے کسی فرد کا جتنا حق بنتا تھا اتنی مقدار میں بھی گیس اس کو نہ مل رہی ہو تو اپنے حق کے بقدر گیس حاصل کرنے کی حد تک آلہ لگوانے اور اپنے حق کی حد تک گیس حاصل کرنے کی فی نفسہٖ گنجائش ہوگی۔

۳۔۔۔۔۔۔اس صورت کے شرعی حکم میں بھی وہی تفصیل ہے جو اوپر جواب نمبر ۲ میں گزری۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالحفیظ حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۴/ ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ

۲۰/ ستمبر ۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

(بندہ عبدالرؤف سکھروی)

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۴/ ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

۲۴/ ۱۱/ ۱۴۳۵ھ

دارالافتاء فتویٰ نمبر ۶/۱۴۵۴ ۲۶/۱۱/۳۵ ۲۲/۹/۲۰۱۴

مفتی

00021